بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھٰذا کتابنا ینطق علیکم بالحق ﴿سورۃ الجاثیہ﴾

مقیاسُ الحنفیّت

جُنید زمان پیر طریقت مناظرِ اعظم

ابو عبدالوہاب مولانا محمد عمر صدیقی علیہ الرحمہ

المقیاس پبلشرز

۴- دربار مارکیٹ لاہور

مسلم شریف {۳۰۹/۱} فَصَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰی اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ یُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِیْ عَلَیْهِمْ (تو نبی ﷺ نے اس عورت کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی فرمایا کہ یہ جتنی قبریں ہیں تمام اہل قبور پر اندھیرے سے بھرپور تھیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اہل قبور کے واسطے ان پر میری نماز پڑھنے کے سبب سے ان کی قبور کو روشن کر دیا ہے) یہ تھا فائدہ جس غرض سے آپ نے سوال فرمایا تھا۔ اور یہ ہے آپ کو اہل قبور کے علم غیب کی خبر جس کا تم انکار کرتے ہو۔ تم تو یہ کہتے ہو کہ نبی ﷺ کو اس عورت کی قبر کی خبر نہ تھی۔ نبی ﷺ نے تمام قبور کے حالات کو واضح فرمادیا۔ بلکہ دوسرے موقع پر آپ نے اہل قبور کے اعمال ماضیہ کی غیبی خبریں بھی بیان فرمائیں۔ سنیئے۔

نسائی شریف $\frac{1}{12}$ و $\frac{1}{291}$ } عن ابن عباس قال مر رسول الله ﷺ علی قبرین فقال انهما یعذبان وما یعذبان فی کبیرا ما هذا فکان لایستنزه من بوله واما هذا فانه کان یمشی بالنمیمة (ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان دو قبروں والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی کبیرہ گناہ میں ان کو عذاب نہیں ہو رہا۔ لیکن یہ اپنے بول سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ اور یہ دوسرا صاحب قبر چغلخور تھا، معلوم ہوا کہ نبی ﷺ پر ایمان رکھنے والو کیا ان احادیث سے نبی ﷺ کو علم غیب کی خبر ہونے کا ثبوت اور قبور کی واقفیت اور اہل قبور کی واقفیت ثابت ہوئی یا نہیں؟ بلکہ منکر کی استدلالیہ حدیث سے اس کی بددیانتی کا ثبوت دیتے ہوئے اسی کی حدیث کے آخری جملہ کو بیان کر کے نبی ﷺ کے علم غیب کی دلیل پیش کی گئی۔

وہابی: بخاری شریف کی حدیث میں جو $\frac{1}{۲۹۴}$ میں درج ہے (نبی ﷺ نے فرمایا۔ کہ میری دوستی کے دعویٰ کرنے والے دائیں بائیں ہونگے۔ دائیں جانب یعنی جنت

میں اور بائیں جانب یعنی دوزخ میں تو قیامت کے دن میں کہوں گا اصیحابی یا اللہ میرے دوست ہیں۔تو کہا جائے گا کہ یہ لوگ وہ ہیں جو آپ کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔جب سے آپ نے ان کو چھوڑا۔تو میں کہوں گا۔جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ یا اللہ جب تک میں ان کے پاس رہا تو میں ان کے پاس موجود تھا۔اور جب تو نے مجھے مار لیا تو تو انکا نگہبان ہے) اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو اصیحابی اصیحابی کیوں فرماتے۔اور آپ کو غیب نہیں تھا تو فرشتے کہیں گے کہ آپ کے بعد یہ لوگ مرتد ہو گئے تھے۔اب تم سوچو کہ نبی علیہ ﷺ کے غیب کی نفی ہے یا نہیں۔

محمد عمر: اس حدیث میں نبی علیہ ﷺ کے علم غیب کی نفی نہیں۔کیونکہ آپ کا اصیحابی اصیحابی فرمانا بے علمی کے سبب سے نہیں بلکہ رحم کے سبب سے ہے۔کیونکہ آپ رحمۃ العالمین ہیں۔اس واسطے آپ اپنے رحم کو ظاہر فرماتے ہوئے اور دنیا میں ان کے دوستی کے جھوٹے دعوے کو نقل فرماتے ہوئے اصیحابی کا لفظ استعمال فرمائیں گے۔ورنہ اگر ان کا دعویٰ دنیا میں سچا ہوتا تو خواہ ان کے کتنے ہی کبیرہ گناہ ہوتے فرشتوں کے جواب دینے پر آپ خاموش نہ ہو جاتے۔بلکہ فرماتے کہ خواہ یہ لوگ کتنے ہی گنہگار ہیں۔میرا یہ حق ہے کہ ان کی بخشش کراؤں۔لیکن ان کا نفاق اور زبانی دعویٰ اور بعد میں مرتد ہو جانا یہ تمام امور سفارش کے قابل نہ تھے۔اس لئے آپ محض اپنے رحم کو ظاہر فرماتے ہوئے ان مرتدین کی طرف سے اپنی معذرت سفارش پیش کریں گے۔جیسا کہ دوسری حدیث میں صاف واضح ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ یہ حدیث بخاری شریف میں تین جگہ مذکور ہے۔اور تینوں جگہ میں ہی اس کا ضعف ثابت ہے۔

بخاری شریف ۱/۴۹۰} حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن المغیرۃ بن النعمان عن سعید بن جبیر عن ابن عباس

بخاری شریف ۱/۴۷۳} حدثنا محمد بن کثیر حدثنا سفین حدثنا مغیرہ

میں اور بائیں جانب یعنی دوزخ میں تو قیامت کے دن میں کہوں گا اصیحابی یا اللہ میرے دوست ہیں۔تو کہا جائے گا کہ یہ لوگ وہ ہیں جو آپ کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔جب سے آپ نے ان کو چھوڑا۔تو میں کہوں گا۔جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ یا اللہ جب تک میں ان کے پاس رہا تو میں ان کے پاس موجود تھا۔اور جب تو نے مجھے مار لیا تو تو انکا نگہبان ہے) اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو اصیحابی اصیحابی کیوں فرماتے۔اور آپ کو غیب نہیں تھا تو فرشتے کہیں گے کہ آپ کے بعد یہ لوگ مرتد ہو گئے تھے۔اب تم سوچو کہ نبی علیہ السلام کے غیب کی نفی ہے یا نہیں۔

محمد عمر: اس حدیث میں نبی علیہ السلام کے علم غیب کی نفی نہیں۔ کیونکہ آپ کا اصیحابی اصیحابی فرمانا بے علمی کے سبب سے نہیں بلکہ رحم کے سبب سے ہے۔کیونکہ آپ رحمۃ العالمین ہیں۔اس واسطے آپ اپنے رحم کو ظاہر فرماتے ہوئے اور دنیا میں ان کے دوستی کے جھوٹے دعوے کو نقل فرماتے ہوئے اصیحابی کا لفظ استعمال فرمائیں گے۔ورنہ اگر ان کا دعویٰ دنیا میں سچا ہوتا تو خواہ ان کے کتنے ہی کبیرہ گناہ ہوتے فرشتوں کے جواب دینے پر آپ خاموش نہ ہو جاتے۔ بلکہ فرماتے کہ خواہ یہ لوگ کتنے ہی گنہگار ہیں۔میرا یہ حق ہے کہ ان کی بخشش کراؤں۔لیکن ان کا نفاق اور زبانی دعویٰ اور بعد میں مرتد ہو جانا یہ تمام امور سفارش کے قابل نہ تھے۔اس لئے آپ محض اپنے رحم کو ظاہر فرماتے ہوئے ان مرتدین کی طرف سے اپنی معذرت سفارش پیش کریں گے۔جیسا کہ دوسری حدیث میں صاف واضح ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ یہ حدیث بخاری شریف میں تین جگہ مذکور ہے۔اور تینوں جگہ میں ہی اس کا ضعف ثابت ہے۔

بخاری شریف ص ۴۹۰/۱} حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن المغیرة بن النعمان عن سعید بن جبیر عن ابن عباس

بخاری شریف ص ۴۷۳/۱} حدثنا محمد بن کثیر حدثنا سفین حدثنا مغیره

بن النعمان حدثنی سعید بن جبیر اراہ عن ابن عباس عن النبی ﷺ

بخاری شریف ۲/۶۶۵} حدثنا ابو ابولید قال حدثنا شعبہ قال اخبرنا المغیرہ بن النعمان قال سمعت سعید بن جبیر عن ابن عباس قال خطب رسول اللہ ﷺ

نفس حدیث میں اضطراب ہے کیونکہ تینوں حدیثوں کی عبارتیں مختلف ہیں۔ حالانکہ تینوں کے راوی حضرت عباسؓ ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس لئے حجت نہیں ہوسکتی۔

میزان الاعتدال ۳/۱۵۱} محمد بن یوسف قال العجلی اخطاء الفریابی فی مائة وخمسین حدیثا.

تہذیب التہذیب ۹/۵۳۷} وقال بعض البغدادیین اخطاء محمد بنیوسف فی مائة وخمسین حدیثا من حدیث سفین

اورحدیث مذکورہ بالا کی دوسندوں میں سفیان راوی مذکور ہے۔ اس واسطے یہ حجت نہیں ہوسکتی۔

میزان الاعتدال ۳/۱۲۵} محمد بن کثیر قرشی کوفی۔ قال احمد خرقنا حدیثہ وقالالبخاری کوفی منکر الحدیث قال ابن عدی الضعف علی حدیثہ بین.

تہذیب التہذیب ۹/۴۱۸} قال ابوداود عن الامام احمد خرقنا حدیثہ وقال البخاری کوفی منکر الحدیث قال قال ابو حاتم ضعیف الحدیث.

تہذیب التہذیب ۹/۴۱۸} قال ابوداود عنالامام احمد خرقنا حدیثہ وقال البخاری کوفی منکر الحدیث قال ابوحاتم ضعیف الحدیث.

محمد بن کثیر تمام ضعیف ہیں:

میزان الاعتدال $\frac{3}{255}$ } ابوالولید ہشام بن عبدالمالک۔ وروی ابو عبید عن ابی داود ضعیف.

تہذیب التہذیب $\frac{11}{45}$ } وقال الاجری عن ابی داود شیخ ضعیفٌ

تہذیب التہذیب $\frac{4}{345}$ } شعبہ بن حجاج۔ انه کان یحظی فی الاسماء فقد قال الدارقطنی فی العلل کان شعبه یحظی فی اسماء الرجال کثیراً.

کنز العمال $\frac{6}{42}$ } سَیَجِیٔ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ فَیَقُوْلُ الْقَائِلُ مِنْھُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ اَنَا فَلَانُ بَنْ فُلَانٍ فَاَقُوْلُ اَمَّا النَّسَبُ فَقَدْ عَرَفْتُ وَلٰکِنَّکُمْ اِرْتَدَدْتُمْ بَعْدِیْ وَرَجَعْتُمُ الْقَھْقَرٰی (قیامت کا دن جلدی آئے گا توان سے بعض کہنے والا کہے گا یا رسول اللہ میں فلاں بن فلاں ہوں تو میں کہوں گا تمہاری نسب تو میں پہچانتا ہوں۔ اور لیکن تم میرے بعد مرتد ہو گئے اور اپنی ایڑیوں پر تم بدل گئے) اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام کو قیامت کے دن منافقین کا علم بھی ہوگا۔ اور تمہارا استدلال غلط ثابت ہوا۔

وہابی: نبی علیہ السلام کے پاس ایک غلام آیا تو آپ نے اس سے بیعت لی اور آپ کو یہ خبر نہ تھی کہ وہ غلام ہے۔ بعد میں اس کا مالک آیا تو اس نے لے جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے دو غلام حبشیوں کے عوض میں اس کو خرید لیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ نبی علیہ السلام کو علم نہ تھا۔ اگر علم ہوتا تو آپ غلام کو بیعت میں داخل نہ فرماتے۔

محمد عمر: تم نے حدیث پاک کے معنی غلط کئے ہیں۔ کیونکہ حدیث پاک کے الفاظ ہیں راوی نے کہا ولم یشعر انّهٗ عبد اس کا ترجمہ یہ ہے کہ غلام نے پتہ نہ دیا کہ وہ غلام ہے۔ یہ نہیں کہ راوی نے آپ کے متعلق فرمایا ہو کہ آپ کو خبر نہ تھی کہ وہ غلام ہے باقی رہا یہ کہ آپ نے غلام سے بیعت لی تو اس کے دو جواب ہیں۔ پہلی بات یہ ہے۔ کہ